66146- کسٹم کلیئر کرنے کا کام اور دلالی کی اجرت

سوال

میں جوانی کی عمر میں ہوں اور کسٹم کلیرنس کا کام کرتا ہوں، یعنی کسٹم ادا کرنے کے معاملہ کی پیروی اور سامان نکلوا کر تاجروں کے سٹوروں تک پہنچانے کا کام کر کے اجرت حاصل کرتا ہوں، کچھ مدت سے مجھے ایک شخص نے یہ پیشکش کی کہ میں چار لاکھ ٹن سیمنٹ کی اپنے ساتھ لین دین کرنے والے تجار کے ساتھ مارکیٹنگ کروں، تو اس میں سے مجھے کمیشن ملے گی، سوال یہ ہے کہ:

کیا یہ نسبت حلال ہے یا حرام؟

پسندیدہ جواب

اول:

اجرت لے کر کسٹم کلیئر کروانے کا کام کرنا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ سامان ایسا ہو جس کی تجارت مباح اور جائز ہے.

دوم:

آپ نے جو سیمنٹ کی مارکیٹنگ کا ذکر کیا ہے، اگر تو اس کام کی اجازت ہے تو پھر مقرر کردہ اجرت لے کر مارکیٹنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اور آپ کا یہ عمل دلالی یعنی خریدار اور بائع کے مابین واسطہ اور رابطہ کروانے والا ہونے سے خالی نہیں، اور سوال نمبر (45726) کے جواب میں دلالی کے جواز کا بیان اور اس بارہ میں علماء کرام کے اقوال ذکر کیے جا چکے ہیں لہذا اس کا مطالعہ کر لیں.

اور اگر آپ مالک سے سیمنٹ لے کر خود خریدار کو فروخت کریں، تو اس صورت میں آپ بائع کے وکیل ہونگے، اور وکیل کے لیے بھی اپنے کام کے بدلے میں اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی مایہ ناز کتاب "المغنی" میں کہتے ہیں:

کسی کو اجرت اور بغیر اجرت کے وکیل بنانا جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس رضی اللہ تعالی عنہ کو حد لگانے میں اور عروہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بغیر اجرت کے بکری خریدنے کا وکیل بنایا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ اکھٹی کرنے کے لیے اپنے عاملوں کو بھیجا کرتے تھے اور انہیں اس کی اجرت دیا کرتے تھے.

اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے دونوں بیٹوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا:

اگر آپ ہمیں اس زکاۃ پر بھیجیں تو ہم آپ کو وہ کچھ دیں جو آپ کو لوگ دیتے ہیں، اور جو لوگوں کو ملتا ہے ہمیں بھی ملے گا. ان دونوں کی مراد کمیشن تھی.

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1072).

اور اگر خرید و فروخت میں کسی کو وکیل بنایا جائے تو اس کام کی بنا پر وہ اجرت کا مستحق ہے. انتھی اختصار کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (204/7).

دلالی یا پھر وکالت کی اجرت میں معلوم نسبت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

خریدار اور بائع پر دلالت – کوشش – یعنی دلالی میں کوئی حرج نہیں (دلالت یا کوشش یہ دلالی کی اجرت ہے) دلالت کی شرط میں کوئی حرج نہیں. انتھی

دیکھیں: فتاوی ابن باز (31/19).

مستقل فتوی کمیٹی کا کہنا ہے:

دلال کی دلالی کی مقدار میں بہت زیادہ جھگڑا ہونے لگا ہے: کبھی تو 2.5% اڑھائی فیصد اور کبھی 5% پانچ فیصد دلالی لی جاتی ہے، لھذا شرعی دلالی کیا ہے، یا یہ کہ بائع اور دلال کے اتفاق کے مطابق ہوگی؟

تو کمیٹی کا جواب تھا:

جب دلال، خریدار اور بائع کے مابین کسی معلوم تناسب سے دلالی پر اتفاق ہو کہ وہ خریدار یا بائع یا پھر دونوں سے دلالی لی جائے گی تو یہ جائز ہے، اور دلالی کی کوئی معین نسبت محدد نہیں، بلکہ ادا کرنے والے کے اتفاق پر انحصار ہے. جس پر وہ متفق ہو جائز ہوگی.

لیکن یہ دلالی اتنی ہونی چاہیے جو عادتا لی جاتی ہے اور لوگوں میں معروف ہے، جو دلال کی کوشش کے مقابلہ میں ہوتی ہے کہ اس نے سوادکروانے میں خریدار اور بائع کے مابین واسطہ بنا، اور عادتا سے زیادہ دلالی لے کر بائع یا پھر خریدار کو نقصان نہیں دینا چاہیے. انتھی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (130/13).

اور فتاوی جات میں یہ بھی آیا ہے کہ:

دلال کے لیے جائز ہے کہ وہ دلالی کے بدلے میں سامان کی قیمت سے ایک معلوم نسبت سے دلالی حاصل کرے، اور اتفاق کے مطابق خریدار یا بائع سے بغیر کسی نقصان اور ضرر کے وصول کرے. انتھی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13131)

اور اگر یہ نسبت منافع سے ہو نہ کہ سامان کی قیمت سے تو حنابلہ کے فقھاء نے اس کا جواز بیان کیا ہے، اور یہ مضاربت کے مشابہ ہے، اور مضاربت یہ ہے کہ: ایک شخص اپنا مال کسی دوسرے شخص کو تجارت کے لیے دے. جس میں منافع کی نسبت متعین ہو.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (542/3) اور کشاف القناع (615/3).

حاصل یہ ہوا کہ : جس نسبت پر آپ کا اتفاق ہوا ہے اتنی کمیشن لینا جائز ہے .

واللہ اعلم .